کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اپنے دلوں کو روشن کرو۔ عود و بخور کی خوشبوئیں پھیلانے کی بجائے ملک کے گوشے گوشے اور دنیا کے کونے کونے کو قرآن مجید کی پاک تعلیمات کی روح پرور خوشبوؤں سے معطر کر دو۔ مٹھائیوں سے منہ میٹھا کرنے کے بجائے دین محمدی کی حلاوت سے قلوب کو شادکام کرو۔ کہ اب دنیا کو اسی کی حاجت ہے اور بندگان خدا کسی رہبر کامل کی تلاش میں سرگرداں و حیران ہیں۔ اور وہ یقیناً اس متمدن اور علمی دنیا میں بجز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری کوئی ہستی نہیں فداہ ابی و امی۔

بھوکے اور فلاکت زدہ عربوں کی فلاح و بہبود کے لئے پچھلے دنوں جب سلطان المعظم ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے کان کنی کا ٹھیکہ کسی انگریز کمپنی کو دیا تو ہندوستان میں بعض لوگوں نے بے معنی چیخ و پکار کی۔ اور یہ شبہ ظاہر کیا کہ اس طرح سے جزیرۃ العرب پر انگریزوں کے قابض ہو جانے کا خطرہ ہے اگرچہ ہم سلطان کی بیدار مغزی، مآل اندیشی اور تدبر آفرینی کی بنا پر پہلے ہی مطمئن تھے کہ یہ توہمات بے موقع ہیں لیکن اب اس کے متعلق اخبارات میں خود سلطان کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس کے پڑھنے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ بجز ان لوگوں کے جنھیں نجدیوں سے قبہ شکنی بلکہ بت شکنی کی وجہ سے خواہ مخواہ کی عداوت ہو گئی ہے، اور وہ جو نصاریٰ کا تسلط خوشی سے گوارا کر لیں گے لیکن ایک وہ اللہ کا پرستار اور رسولؐ کا محب جو ان کے زعم میں "وہابی" ہے اس لائق نہیں کہ حرمین شریفین کا محافظ ہو۔ باقی ہر وہ شخص جسے عربوں سے صحیح محبت اور حجاز سے سچی خیر خواہی ہوگی، نہ صرف مطمئن ہو جائیگا بلکہ سلطان کی اس مآل اندیشی کی داد دیتے ہوئے ان کی حکومت کی بقا و استحکام عروج و ترقی کے لئے دل سے دعا کریگا ..... وہ بیان یہ ہے:۔

"ام تا بازار پیتر یکا کا نامہ نگار خصوصی مکہ معظمہ سے رقمطراز ہے کہ ام تا بازار پیتر یکا کے خاص نمائندے نے سلطان المعظم بادشاہ ابن سعود سے ملاقات کی اور کہا کہ بعض ہندوستانی اخبارات میں جناب کی حکومت کے خلاف زبردست پروپیگنڈا ہو رہا ہے خاص کر اس حقیقت کے پیش نظر کہ جلالۃ الملک کی حکومت نے مسلمانوں کی خواہشات کے برخلاف ایک امریکن کمپنی کو حجاز میں کان کھودنے کی اجازت دیدی ہے۔"

سلطان نے جواب میں فرمایا "چار سال ہونے کو آتے ہیں کہ اس طرف میں نے مسلمانان عالم کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ تاکہ مسلمانوں کے سرمایہ سے ایک کمپنی قائم کی جائے جو حجاز کی زمین کو زرخیز بنا دے۔ ہم نے انتظار کیا اور چار برس کے عرصہ تک انتظار ہی کرتے رہ گئے لیکن عالم اسلامی سے کوئی جواب نہ ملا۔ آخر تھک کر ہمیں غیر ملکی کمپنی کو ٹھیکہ دینا پڑا یہ کمپنی ہمارے احکام کے مطابق کام کرے گی۔ کسی طرح سے ہمارے اقتدار پر اثر نہیں پڑ سکتا۔" (مضمون روزانہ ۷ مئی ۱۹۳۶ء)

اسلام کے ابتدائی دور میں جب مکہ والوں نے مسلمانوں کیلئے جینا دشوار کر دیا۔ اور مکہ میں مسلمان